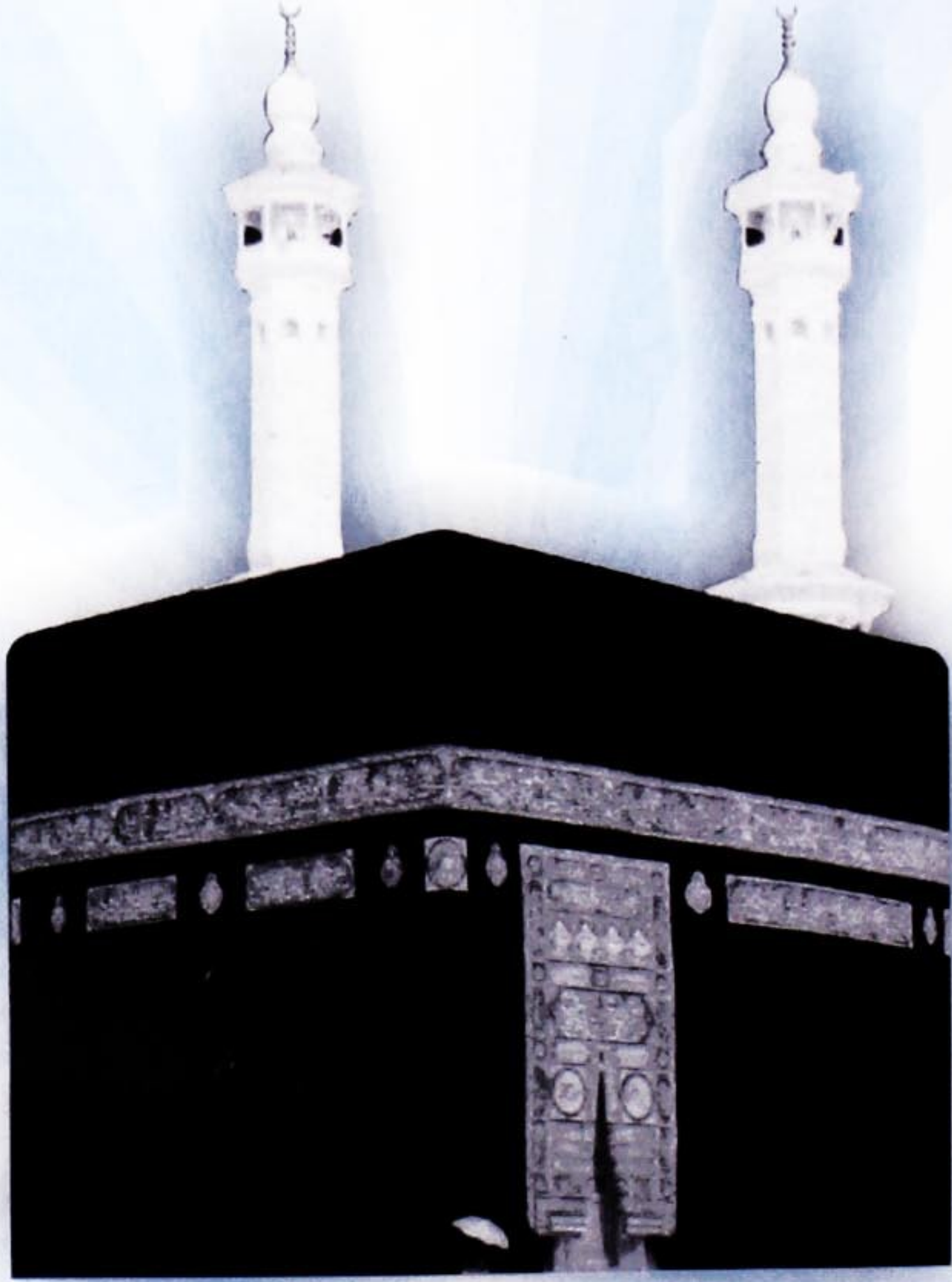


رو رو کے ، گڑ گڑا کر ، دستِ دُعا اٹھا کر
کہتے ہیں تیرے بندے ، یارب مُعاف کر دے



یارب مُعاف کر دے

(8 اکتوبر 2005ء کے قیامت خیز زلزلہ کے تناظر میں)

سید عارف محمود مہجور رضوی

رو رو کے ، رگڑ رگڑا کر ، دستِ دُعا اٹھا کر
کہتے ہیں تیرے بندے ، یارب مُعاف کر دے

صدرِ ازلین
سید عارف محمود بھٹور رضوی
17/03/08

یارب مُعاف کر دے

(8 اکتوبر 2005ء کے قیامت خیز زلزلہ کے تناظر میں)

سید عارف محمود بھٹور رضوی

ٹیپو سلطان پبلی کیشنز۔ گجرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق محفوظ

یارب معاف کر دے	کتاب :-
سید عارف محمود مہجور رضوی	تخلیق :-
حامد رضا سید - لاہور	اہتمام :-
محمد عاصم کامران - نیو کلاسک پرنٹرز گجرات	کمپیوٹر کیلی گرافی :-
سہیل انور سید	پروف ریڈنگ :-
شرکت پرنٹنگ پریس	مطبع :-
شوال المکرم 1426ھ / نومبر 2005ء	سن اشاعت :-
ایصال ثواب شہدائے سانحہ 8 اکتوبر 2005ء	ہدیہ :-

:- نوٹ :-

بیرونجات کے حضرات 10 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے طلب فرمائیں

:- ملنے کا پتہ :-

ٹیپو سلطان پبلی کیشنز

حسین کالونی، سید طارق شاہ روڈ - گجرات

فون: 053-3513516

مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

انتساب

جذبہ خدمتِ خلق سے سرشار، خوفِ خدا کا شہکار
ہر شعبہ زندگی سے منسلک عظیم خواتین و حضرات

کے نام

جو کر رہے ہیں مدد درد و غم کے ماروں کی
خدایا اُن کو عطا کر تو اجر ہائے عظیم
قبول ان کا ہو بے لوث جذبہ خدمت
رہے ہمیشہ سلامت یہ ان کا ذوقِ سلیم

دعا گو:-

سید عارف محمود بھجور رضوی

عنوانات

5	حمدِ ربِّ جلیل	1
9	یارب معاف کر دے	2
14	المدد یا خدا، المدد یا خدا	3
20	سرکار ﷺ کرم کیجئے	4
23	پہنچے جو فلک پر وہ نغاں لاؤں کہاں سے	5
27	ہے دلخراش منظر ہر ایک زلزلہ کا	6
31	اس عمر کے بچے تو اکیلے نہیں سوتے	7
33	ایک ننھی مٹی بہن کی فریاد	8
35	پہنائیں پھٹے دل کو، کیا آج قبائیں ہم	9
38	پیغام یہ ایشیا رکا ہراک کو سناؤ	10
41	قطعات	11
42	لگے ہے ایسے خدا خفا ہے	12

حمدِ ربِّ جلیل جَلَّ جَلالُه

وہی ہے قادرِ مطلق وہی ہے حاکمِ اعلیٰ
 وہی ہے جلّ شانہ وہی ہے عظمتوں والا
 وہی ہے عالمیں کا رب وہی ہے سب کا رکھوالا
 وہی ہے زندگی دیتا وہی ہے مارنے والا
 اسی کی شان کے شایاں ہے ہر اک قبضہ قدرت
 اسی کی شان کے شایاں ہے ہر اک کام کی قدرت
 اسی کی شانِ وحدت کی گواہی کے لئے آئے
 تمامی انبیاء اس نے ہیں یوں مبعوث فرمائے
 اسی کو سروری زیبا اس کی جا بجا شاہی
 شراکت اس کے کاموں میں کسی کو کب ہے اس آئی
 وہ شانِ بے نیازی میں اکیلا اور یکتا ہے
 وہی ہے وحدہ برحق وہی ذاتِ بے ہمتا ہے
 نہیں محتاج وہ ہرگز کسی کے زورِ بازو کا
 اٹھا پائے گا کوئی بوجھ کیا اس کے ترازو کا

وہی ہے مستقل بالذات ہر اک چیز پر قادر
وہی اوّل وہی آخر وہی ہے حاضر و ناظر
وہی ہے قبلہ حاجات سب کا ہر کہیں یارو
وہی اک واحد و یکتا ہے ربّ العالمین یارو
وہی ہے مالک و مختار اپنا دونوں عالم میں
وہی ہے مونس و غم خوار اپنا دونوں عالم میں
وہی ہنستے رُلائے دیکھتے ہی دیکھتے پل میں
وہی روتے ہنسائے دیکھتے ہی دیکھتے پل میں
وہی مٹی بنائے آن واحد میں جواہر کو
وہی کرتا ہے ملیا میٹ دل خوش گن مظاہر کو
وہی ہے خانماں برباد کرتا اہل خانہ کو
وہی ہر غم سے ہے آزاد کرتا گل زمانہ کو
وہی بیٹھے بٹھائے شاد سے ناشاد کرتا ہے
وہ چاہے جس کو بھی پل میں یونہی برباد کرتا ہے
وہی محتاج کرتا ہے جسے چاہے زمانے میں
کمی آئی نہ آئے گی کبھی جس کے خزانے میں
وہی باغات کو کھنڈرات میں تبدیل کرتا ہے
امیری کو غریبی میں وہی تحلیل کرتا ہے

وہی چاہے جسے ذلت سے ہے دوچار کر دیتا
وہی چاہے تو عزت سے ہے بیڑا پار کر دیتا
وہ چاہے تو کرے اک آن میں نابود بستی کو
جو چاہے تو کرے مفقود وہ ہر ایک ہستی کو
وہ چاہے تو کرے مٹی کو سونا اپنی قدرت سے
وہ چاہے تو بدل ڈالے ہر اک راحت کو کلفت سے
وہ چاہے تو شہنشاہوں کا پتہ صاف کر ڈالے
وہ چاہے تو فقیروں کو ہمہ اوصاف کر ڈالے
وہ چاہے جو کرے ہر چیز کا مالک ہے ، قادر ہے
نہیں اس کے سوا کوئی کہیں حامی و ناصر ہے
نہیں اس کا کوئی سا جھی نہ کوئی اس کا ہمسر ہے
بڑوں سے بھی بڑا ہے وہ ، وہی اللہ اکبر ہے
نہ پائے راز کوئی اس کے احکام و مشیت کا
احاطہ کر سکے نہ کوئی اس کی رمز و حکمت کا
بڑا کمزور ہے انساں ، بڑی بے بس ہے دانائی
خدا ہی کو ہے زیبا اپنے کاموں سے شناسائی
اسی کے خوف سے ڈرنا علامت ہے خشیت کی
یہ عادت اپنے بندوں کو خدا نے ہے ودیعت کی

نہیں اس کے سوا کوئی حقیقی مالک و مولا
 سدا رکھے وہ اپنی رحمتوں کا دار و در کھولا
 رہے لب پر اسی کا نامِ نامی جاگتے سوتے
 اُسی کی یاد سے پھوٹیں دلوں میں نُور کے سوتے
 اُسی سے مانگئے امداد ہر دکھ میں مصیبت میں
 وہی کرتا ہے دل کو شاد ہر دکھ میں مصیبت میں
 اُسی کی یاد سے آباد ہے دل کا نہاں خانہ
 اسی کی یاد میں آنکھیں بنی رہتی ہیں پیانہ
 اُسی کی یاد میں مضمحل سکون و قلب و راحت ہے
 اسی کی یاد میں رہنا سراسر اک عبادت ہے
 اُسی کی یاد میں مشغول ہے مہجور روز و شب
 اُسی کی یاد سے دائم رہے معمور روز و شب

13-10-2005



انہیں آباد کر دے خانماں برباد ہیں جو بھی
 انہیں دل شاد کر دے درد سے ناشاد ہیں جو بھی
 دعا ہے یہ مری صبح و مسارپ حقیقی سے
 انہیں آزاد کر دے صاحبِ اُفتاد ہیں جو بھی

یارب معاف کر دے

عفو و کرم کی اپنے خیرات عام کر دے
خالی ہمارا دامن ، رحمت سے اپنی بھر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

رو رو کے ، گڑ گڑا کر ، دستِ دعا اٹھا کر
کہتے ہیں تیرے بندے ، یارب معاف کر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

اعمال سے ہیں عاری ، در کے ترے بھکاری
حاضر ہیں تیرے در پر ، ہم کو تو اپنا ڈر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

بدکار ہیں جہاں کے ، مسلم ہیں بس زباں کے
نیکی ہو جس سے سرزد ، ایسا کوئی ہنر دے
یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

حد درجہ ہیں خطائیں ، مقبول کر دعائیں
توبہ کے ملتجی ہیں ، بخشش سے جام بھر دے

یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

حفظ و اماں عطا کر ، رکھ ظلم سے بچا کر

آفات سے رہائی ، خلاق بحر و بر دے

یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

عاجز ہیں تیرے بندے ، گندے ہیں اپنے دھندے

جس سے فُور آئے ، ایسا نہ کر و فر دے

یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

شرمندگی اٹھائے ، در پر ہیں تیرے آئے

جس کو پھریں اٹھا کر ، ایسا تو ہم کو سُر دے

یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

بھولے ہیں تیرا رستہ ، حالت ہوئی ہے خستہ

جو سیدھی رہ دکھائے ، ایسا تو راہبر دے

یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

بگڑی ہوئی بنا دے ، ہم کو نہ یوں سزا دے
 ناپاک ہیں سراپا ، ہم کو تُو پاک کر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

مقدور کر کرم کو ، قائم تو رکھ بھرم کو
 جرم و خطا کو چھوڑیں ، ایسی رہ مفر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

جب سے تجھے بھلایا ، ہر غم نے ہے ستایا
 آسانیاں مقدر ، ہم سب کا آج کر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

قسمت میں ہو بھلائی ، راضی رہے خدائی
 دنیا کو سمجھے فانی ، یہ سوچ عمر بھر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

آسانٹوں کو چھوڑیں ، پھر تجھ سے ناٹھ جوڑیں
 ہو ایسی فکر پیدا ، جو آخرت کا ڈر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

پیش نظر رہیں سب ، احکام تیرے یا رب
 تو ہم کو زندگی بھر ، تفریق خیر و شر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

توفیق دے تو ہم کو ، جائیں ترے حرم کو
 منج ہو تیرے گھر پر ، ایسا کوئی سفر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

اپنی طلب عطا کر ، منگتا تو رکھ بنا کر
 دن رات چومنے کو ، اپنا ہی سنگ در دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

اُفتاد کے ہیں مارے ، بندے یہ تیرے سارے
 رہنے کو اپنا اپنا ، ہر ایک کو تو گھر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

تفسیر کے علاوہ ، جزو پاس اپنے ہے کیا
 ہم کو نوید بخشش ، قصہ مختصر دے
 یا رب معاف کر دے ، یا رب معاف کر دے

دل وہ بنا دے میرا ، جس میں ہو خوف تیرا
 نم یاد میں ہو تیری ، مجھ کو وہ چشم تر دے
 یارب معاف کر دے ، یارب معاف کر دے

دو پل کی ہے کہانی ، فانی ہے زندگی
 سمجھے جو یہ حقیقت ، مولا تو وہ نظر دے
 یارب معاف کر دے ، یارب معاف کر دے

تجھ سے جو لو لگائیں ، ہر غم کو بھول جائیں
 ایوانِ دل میں اپنی الفت کے بام و در دے
 یارب معاف کر دے ، یارب معاف کر دے

ہر دم تجھے پکاریں ، یوں زندگی گزاریں
 ہم کو قضا بھی مولا ، اپنے ہی دین پر دے
 یارب معاف کر دے ، یارب معاف کر دے

مہجور بھی ہے تیرا ، مجبور بھی ہے تیرا
 جو نہ زوال پائے ، ایسی کوئی سحر دے
 یارب معاف کر دے ، یارب معاف کر دے

16-10-2005

المدد یا خدا، المدد یا خدا

تُو ہی سب کا ہے رب ، تُو ہی سب کا خدا
 تُو ہی آفت ، مصیبت میں ہے آسرا
 تُو ہی سب سے بڑا ، تُو ہی سب سے بڑا

المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تُو ہی قہار ہے ، تُو ہی جبار ہے
 تُو ہی غفار ہے ، تُو ہی ستار ہے
 تُو ہی مشکل کشا ، تُو ہی حاجت روا

المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تیری قدرت سے معمور ہیں بحر و بر
 تیری رحمت کے ہر سو ہیں وا بام و در
 تیرے الطاف کی کب کوئی انتہا

المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تیرے قبضہ قدرت میں ہیں خشک و تر
 کوئی تجھ سا نہیں ہے کہیں باخبر
 دو جہاں میں ہے تیرا تسلط روا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تُو نے پیدا کیا جن و انسان کو
 تُو نے بخشی ہے طاقت ہر اک جان کو
 تُو ہی دیتا ہے ہر ذی نفس کو قضا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

جا بجا نُور ہے تیرے انوار کا
 دل بنا طور ہے تیرے انوار کا
 محرم سرِّ وحدت نظر کو بنا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

کون تجھ سے ہے بڑھ کر غفور الرحیم
 کون تجھ سے ہے بڑھ کر جہاں میں کریم
 کون تجھ سے ہے بڑھ کر کہیں دل گشا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تیرے انعام کا ، تیرے اکرام کا
تیرے احکام کا ، تیرے ہر کام کا
ہے کراں تا کراں اک رواں سلسلہ

المدد یا خدا ، المدد یا خدا

تیرا فضل و کرم رکھے سب کا بھرم
دُور کرتا ہے تُو ہی سبھی درد و غم
تُو ہی دیتا ہے ہر اک مرض سے شفا

المدد یا خدا ، المدد یا خدا

نیک ہوں سب کے سب ، کوئی بھی بد نہ ہو
یاد رکھیں جو تجھ کو تو سرزد نہ ہو
پھر کسی سے بھی کوئی گناہ و خطا

المدد یا خدا ، المدد یا خدا

ہم بھکاری ہیں تیرے ہمیں بھیک دے
تجھ سے مانگیں سدا سب کو تحریک دے
ہم سراپا گدا تُو عطا ہی عطا

المدد یا خدا ، المدد یا خدا

کب ریاضت ہماری کسی کام کی
 ہے مسلمانی بس نام ہی نام کی
 تیری بخشش ہے اپنا فقط آسرا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

ہم کہ بدکار ہیں ، ہم سیہ کار ہیں
 ہم خطاکار ہیں ، ہم گنہگار ہیں
 دامنِ عفو و رحمت میں ہم کو چھپا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

بحرِ رنج و الم میں ہیں ڈوبے ہوئے
 آج ہیں سب کے سب غم میں ڈوبے ہوئے
 ڈال دے ہم پہ اپنی اماں کی ردا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

چاروں جانب سے زد میں ہیں صدمات کی
 چھائی کالی گھٹا آج آفات کی
 ختم ہوں زلزلے ، دور ہو ہر بلا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

غم زدہ غم زدہ زندگی آج ہے
 جس طرف دیکھئے موت کا راج ہے
 اپنی حفظ و اماں تو ہمیں کر عطا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

کیا دکھائیں نشانات بھونچال کے
 کیا سنائیں گے احوال ، بدحال کے
 تجھ سے مخفی نہیں ہے کوئی ماجرا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

بخش دے ان کو یارب جو مرحوم ہیں
 ان کو چھت کر عطا جو کہ محروم ہیں
 جو ہیں نُھو کے انہیں کر مہیا غذا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

ڈر ہو روزِ قیامت کا دل میں مکیں
 خوف تیرا رہے جسم و جاں کے قرین
 تجھ سے مانگیں مدد ، تجھ سے مانگیں شفا
 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

رحم کر ہم پہ یا ارحم الراحمین
بخش دے ہم کو یا احکم الحاکمین
روز و شب یہ مچلتی ہے لب پر ، دعا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

دُور کر دے ہر اک آفتِ آسماں
ہم نہ پائیں بلائے زمین و زماں
اپنے بد کار بندوں کی سُن التجا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

صدقہ محبوب ﷺ کا ہو نگاہِ کرم
مانگتے ہیں دعا یہ گنہگار ہم
مغفرت کی ہمیں ہو فراہم قبا
المدد یا خدا ، المدد یا خدا

کر بھلا دو جہاں میں تو مہجور کا
ہے خدا دو جہاں میں تو مہجور کا
ذکر میں تیرے گم ہو یہ صبح و مسا
24-10-2005 المدد یا خدا ، المدد یا خدا

سرکار ﷺ کرم کیجئے

مشکل میں پڑے ہیں ہم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

ہر آنکھ ہوئی پُرَنم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

آلام کے ماروں کو ، آرام میسر ہو

ممکن ہو علاجِ غم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

جس سمت نظر اٹھے ، دلدوز مناظر ہیں

بکھرے ہیں بہر جا غم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

ہر قسم کا گھاؤ ہے ، پیوست دل و جاں پر

زخموں کو ملے مرہم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

پل بھر میں کیا ہائے ، تقدیر نے بے چارہ

حالات ہوئے برہم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

بچوں کے تڑپنے کا غم دیکھ نہیں سکتے

گھل جائے شفا کا ایم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

اس جانب ہیں چینیں ، اُس جانب ہیں آہیں

گھٹتا ہے ہمارا دم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

گھر بار کی ، جانوں کی ، ہم دیکھ کے بربادی
 منگوم ہوئے پیہم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
 تسکین کے نغموں کی ، آرام کے گیتوں کی
 آواز ہوئی مدہم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
 ٹوٹے نہ کہیں ڈوری ، افتاد کے ماروں کی
 دکھ درد کا ہے موسم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
 تصویر ہیں عبرت کی ، خوشحال گھرانے آج
 قسمت کے ہیں زیر و بم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
 ادبار نے کر ڈالا ، محتاج جہاں بھر کا
 سر کا ہے نگوں پرچم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
 ہے کون سوا رب کے ، دنیا میں تپیموں کا
 امداد ہو مستحکم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
 ویران ہوئیں پل میں ، ماؤں کی ہری گودیں
 ماں باپ ہوئے بیدم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
 آفات کے ہیں مارے ، سب لوگ یہ بیچارے
 صدمات ہوں ان کے کم ، سرکار ﷺ کرم کیجے
 اللہ سے اُمت کی ، بخشش کی سفارش ہو
 یا فخر بنی آدم سرکار ﷺ کرم کیجے

آفاتِ زمینی و آفاتِ سماوی کے
 طوفان یہ جائیں ہتھم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے
 اللہ رہیں دائم اس خاک کے شیدائی
 یوں شیر و شکر باہم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے
 مہجور کو ہے لاحق ، جو درد و غم ملت
 ہو اور بھی وہ محکم ، سرکار ﷺ کرم کیجئے

16-10-2005



صد چاک ہے یہ دل تو المناک ہیں آنکھیں
 وہ پائے ہیں صدمات کہ غم ناک ہیں آنکھیں
 مہجور غم و درد پہ افتاد زدوں کے
 ہر اک کی طرح میری بھی نم ناک ہیں آنکھیں



حالات غریبوں کے تو دیکھے نہیں جاتے
 صدمات غریبوں کے تو دیکھے نہیں جاتے
 ہیں آج وہ محتاج جو کل تک تھے تو نگر
 دن رات غریبوں کے تو دیکھے نہیں جاتے

پہنچے جو فلک پر وہ فغاں لاؤں کہاں سے

بے گور و کفن لاش ہے پُرساں نہیں کوئی
 اے زیت ترے تن میں بچی جاں نہیں کوئی
 دل چیر گیا مانشہ آٹھ کتوبر
 بس میں مرے اب ضبط کا ساماں نہیں کوئی
 ٹوٹا ہے مرے مُلک پہ جو قہر الہی
 اُس قہر کی زد سے تو بچی جاں نہیں کوئی
 بے بس تو کبھی کوئی نہ اس حال سے ہو گا
 مسرور مرے مُلک کا انساں نہیں کوئی
 مٹ کر یوں ملے خاک میں کیا خاک نشیں آج
 باقی ہی بچا نامہ و عنوان نہیں کوئی
 ہے موت ہی اوّل تو وہاں موت ہی آخر
 محفوظ قیامت سے گلستاں نہیں کوئی
 بے یار و مددگار ہوئی حُسن کی وادی
 فطرت کے مناظر کا حُدی خواں نہیں کوئی

اُجڑے ہیں کئی ”باغ“ تو برباد ہیں ”آباد“

تھے آج سے پہلے یہ بیاباں نہیں کوئی

مقہور ”منظر“ ہیں تو ”بالا“ ہوئے زیریں

اے موت بڑا تجھ سے پہلواں نہیں کوئی

تعلیم کے بدلے میں ملی موت کی چھٹی

بچوں کے پلٹنے کا تو امکان نہیں کوئی

گل کتنے گھرانوں کی ہوئی حیف ہے مشعل

روشن ہی رہا آہ شبستاں نہیں کوئی

رونے کو بچا کوئی بھی نہ آج گھروں سے

کفنانے کا ، دفنانے کا سماں نہیں کوئی

اک نسل ہوئی ختم ہے اک آدھ گھڑی میں

مسماں ہوئے گھر ، در و درباں نہیں کوئی

تھک ہار گئے اپنوں کی لاشوں کو اٹھا کر

جن سایوں زبوں حال و پریشاں نہیں کوئی

کل تک جو فلک بوس تھیں ہیں آج زمیں بوس

موجود عمارات کی پچاں نہیں کوئی

اک آن میں کیا کیا نہ نشانات مٹے ہیں

اب جن کا وہاں نوحہ و غم خواں نہیں کوئی

بچے جو فلک پر وہ فغاں لاؤں کہاں سے
 دل میں مرے اندوہ کا طُوفان نہیں کوئی
 زخموں کو جو دھو پائیں گے اُفتاد زدوں کے
 آنکھوں میں تو وہ اشک فروزاں نہیں کوئی
 عبرت کی جگہ ہے یہ نہیں جائے تماشہ
 دنیا تو فقط عیش کا ایوان نہیں کوئی
 ناراض خداوند ہوا اہلِ زمیں سے
 اس حال میں جینے کو خیاباں نہیں کوئی
 بے راہروی اپنی ہوئی حد سے زیادہ
 اعمال کے ایوان میں چراغاں نہیں کوئی
 سونے کا نہیں وقت کہ اب وقتِ دعا ہے
 اتنا تو کبھی ہو سکا نقصاں نہیں کوئی
 آؤ کہ سبھی مل کے کریں رب سے دُعائیں
 دو جگ میں بڑا جس سے مہرباں نہیں کوئی
 آؤ کہ کریں مل کے سبھی توبہ کی کوشش
 اللہ کے سوا غافلوارحماں نہیں کوئی
 آؤ کہ پُکاریں اُسے اس غم کی گھڑی میں
 جس سے بڑا غمخواروں کا سُلطان نہیں کوئی

آؤ کہ مدد مانگیں اسی مالکِ گل سے

اُس جیسا مددگار کہیں ہاں ، نہیں کوئی

آؤ کہ سرِ عجز کریں خم اسی در پر

جس در سے پھرا خالی ہی داماں نہیں کوئی

اے میرے خدا اب تو ہمیں معاف تو کر دے

جُو تیرے تو غفار ہی یزداں نہیں کوئی

کر ہم پہ کرم اپنے نبی پاک ﷺ کے صدقے

الفاظِ خدایا ترے شایاں نہیں کوئی

مہجور ہر اک دکھ کا ، مصیبت کا ، بلا کا

اللہ کے سوا دافع و درماں نہیں کوئی

11-10-2005



دو چار دنوں کی ہے ، یہ بات نہیں پیارے

اک عمر کا ہے یہ غم ، اک عمر کا ہے رونا

لیتے تھے کبھی گھر میں ، جو چین کے خراٹے

دُشوار ہوا اُن کو ، اب خاک پہ یوں سونا

ہے دلخراش منظر ہر ایک زلزلہ کا

دل لخت لخت میرا اشکوں کی ہے روانی
 کیسے بیاں ہو مجھ سے آلام کی کہانی
 ہے دلخراش منظر ہر ایک زلزلہ کا
 مہبوت کر گئی ہے آفت یہ ناگہانی
 روئے گا یاد کر کے اس دکھ کو اک زمانہ
 تڑپے گی زندگی بھر اس غم سے زندگانی
 دے موت کی منادی اپنی ہر ایک وادی
 مر خوف سے گئی ہیں یادیں سبھی سہانی
 پڑھنے گئے تھے کیا ٹم پڑھ کر یہ کیا ہو آئے
 بچو! نہ بھائی کس کو ٹم سب کی نوجوانی
 بچوں کا یوں مچھڑنا دہلا گیا ہے دل کو
 اے موت! تُو نے کیا یہ دل میں تھی اپنے ٹھانی
 مسلے ہیں پھول کتنے بے رحم موت تُو نے
 بڑھتی ہی جائے تیری ہر لمحہ جانفشانی

اپنے گھروں کا رستہ اُفتاد نے بھلایا
 پائیں گے اب کہاں سے راہیں وہ سب پرانی
 بے خانماں پھریں گی اک عمر مائیں بہنیں
 پامال ہے بڑھاپا ، ٹڈھال ہے جوانی
 اُجڑے ہزاروں گھر تو بچھڑے ہیں گھر کے راکھے
 آسان ہو گی کیسے عصمت کی پاسبانی
 ویران ہو گئی ہیں سر سبز آہ گودیں
 سایہ فگن رہا نہ سایہ خاندانی
 نُورِ نظر کہیں ہیں ماں باپ ہیں کہیں پر
 حصے میں اپنے آئی اُن سب کی نوحہ خوانی
 دل تو کٹے تھے لیکن اعضا بھی کاٹ ڈالے
 کیا دے گیا سزا ہے یہ قہرِ آسمانی
 ٹوٹا ہے جاں کا رشتہ اس حال میں کسہہ ہائے
 دو گز زمیں بھی اُن کے حصے نہیں تھی آئی
 گویا وہ اس جہاں میں آئے نہ تھے کبھی بھی
 باقی بچی نہ جن کی اک آدھ ہی نشانی
 ہیں آج وہ گدا جو کل تک تھے کھاتے پیتے
 پھرتے ہیں در بدر جو کرتے تھے حکمرانی

اک آن میں زمیں پر وہ آسماں سے آئے
 دیکھی نہ تھی جنہوں نے غربت کی زندگانی
 بے گور و بے کفن ہیں کل کے رئیس یارو
 عبرت کدہ ہے دیکھو لوگو یہ وارِ فانی
 نام و نشان سارے آفات نے مٹائے
 برباد کر گیا ہے یہ زلزلہ ثانی
 لقمہ اجل کا ہر اک ذی رُوح ہے ازل سے
 بجھتی ہے پیاس اس کی پی پی کے جاں کا پانی
 دیکھی نہ جائے آفت زدگان کی کسمپرسی
 بڑھتی ہے لفظ لفظ دکھ درد کی گرانی
 آؤ قدم بڑھائیں اک دوسرے سے مل کر
 تا کہ ہو دور بہنوں بھائیوں کی بے زبانی
 نذرانہ محبت ان کو ادا کریں یوں
 حالات اُن کے پوچھیں حالات کی زبانی
 ہر ایک چیز اپنی ان پر کریں نچھاور
 امداد بے کسوں کی صدقہ ہے جاودانی
 سمجھوں گا میں ٹھکانے میری لگی ریاضت
 مرہم کا کام دے جو زخموں کو شعرِ خوانی

یا رب ہر اک بلا سے ہم سب کو تُو بچالے

حفظ و حصار میں رکھ اپنے تُو زندگانی

محفوظ رکھ تُو ان سے ہر لمحہ ہر کسی کو

آفات ہوں زمینی یا کہ ہوں آسمانی

طالب ہیں ہم شفا کے تیری ہر اک عطا کے

کر دے معاف ہم کو ، ہم پر ہو مہربانی

دن رات مانگتے ہیں تیرا کرم تجھی سے

مقبول کر دعائیں تیرا نہیں ہے ثانی

بد عملیوں میں کوئی ہمسر نہیں ہمارا

چادر حیا مخالف سر پر ہے ہم نے تانی

استغفر اللہ لب پر صبح و ما ہے اپنے

حاصل ہو مغفرت کی ہر لمحہ نگہبانی

خوفِ خدا کی دولت ہم کو رہے میسر

ہم پر ہوں فاش تیرے احکام کے معافی

منظور ہوں تمامی مہجور کی دعائیں

اے میرے پیارے اللہ، اے میرے دل کے جانی

15-10-2005

اس عمر کے بچے تو اکیلے نہیں سوتے

اے نورِ نظر ، لختِ جگر ، پُھول سے بچو
 جاتے ہو کہاں چھوڑ کے گھر ، پُھول سے بچو
 کس بات پہ تم رُوٹھ گئے حد سے زیادہ
 اے خاک نشیں ، خاک بسر ، پُھول سے بچو
 اس عمر کے بچے تو اکیلے نہیں سوتے
 تنہائی میں تم جاؤ گے ڈر ، پُھول سے بچو
 کیوں تم کو نہ راس آئیں یہ دنیا کی بہاریں
 کیوں باندھ لیا زحمتِ سفر ، پُھول سے بچو
 کاندھوں سے یہ لے کون گیا چھین کے بستے
 کھا تم کو گئی کس کی نظر ، پُھول سے بچو
 کیا کوئی وہاں پر ہے لگا لوک تماشہ ؟
 کیوں موت کے جاتے ہو نگر ، پُھول سے بچو
 ہر چیز تو جنت میں تمہیں خوب ملے گی
 کھلنا نہ ملا تم کو مگر ، پُھول سے بچو
 کیا تم پہ یوں بھونچال نے ڈھائی تھی قیامت
 کچھ تم بھی کہو ، مثلِ گہر ، پُھول سے بچو

کیوں سن نہ سکا کوئی جگر سوز صدائیں

کیوں مل نہ سکی کوئی سپر ، پُھول سے بچو

کیوں ختم کیا موت نے غنچوں کا چٹکنا

کیوں کر نہ ملی تم کو سحر ، پُھول سے بچو

دھرتی نے کئے جذب جو معمار تھے کل کے

مٹی سے کرو اب تو گزر ، پُھول سے بچو

آغوش تمہیں ماؤں کی ہرگز نہ ملے گی

پاؤ گے کہاں جا کے پدر ، پُھول سے بچو

لے ساتھ گئے اپنے ہو اک نسل کی دولت

اے راہرو خلد نگر ، پُھول سے بچو

ہر دل کے ہوئے پار ہیں کہرام کے خنجر

ہر ایک ہوئی آنکھ ہے تر ، پُھول سے بچو

باقی جو بچے ان کو خدا رکھے اماں میں

ماں باپ کے ہوش و قمر ، پُھول سے بچو

تم پُت پھلو دودھ نہاؤ مرے پیارو

لب پر ہے دعا شام و سحر ، پُھول سے بچو

بیدل ہیں غم ہجر و مصائب میں تمہارے

مہجور سے سب اہل نظر ، پُھول سے بچو

16-10-2005

ایک ننھی مٹی بہن کی فریاد

کیا علم تھا جب پڑھنے کو تم جاؤ گے بھیا
 مر جاؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 جاتے ہو سبھی دوست یہ کس شہر کی جانب
 بتلاؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 تھی کس کو خبر بلے کے نیچے سے کسی روز
 چلاؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 سنگلاخ چٹانوں سے ملے ہیں جو کھلونے
 دکھلاؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 تم روٹھ کے اپنوں سے بتاؤ تو یہ کس کے
 گھر جاؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 تنہائی کے عالم میں جہاں کوئی نہ ہو گا
 گھبراؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 ضد اپنے کھلونوں کی بڑی دُور یوں کس سے
 مناؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا

پر کاٹ دیئے موت نے پرواز سے پہلے اڑ پاؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 کب تک یونہی بے گور و کفن رہ کے ہمیں تم تڑپاؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 کب تک ہی غمِ ہجر کی یہ آگ دلوں میں دہکاؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 جب دیر سے گھر آئے تو بچوں کی طرح تم شرماؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 کھیلیں گے سبھی کھیل وہ مل جل کے پرانے جب آؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا
 بیٹھی ہوں تری راہ میں ، میں آس لگائے کب آؤ گے بھیا
 کب آؤ گے بھیا

17-10-2005

☆☆☆

مٹی کا ملا کفن تو مٹی سے ہوا غسل
 مٹی میں ملے نرم و ملائم سے بچھونے
 بلے کے تلے دفن ہوئی ننھی سی گڑیا
 تکتے ہیں ابھی راہ سبھی اس کے کھلونے

پہنائیں پھٹے دل کو، کیا آج قبائیں ہم

اک موت کا منظر ہے ، سہتے ہیں بلائیں ہم
 اے زیت تجھے جا کر کس شہر سے لائیں ہم
 ہر سمت ہیں غم بکھرے ، ہر سو ہے پاماتم
 کیا کپڑے نئے پہنیں ، کیا عید منائیں ہم
 اک خوف کا سناٹا ، پھرے پہ ہے وادی کے
 کس کس کو پکاریں پھر ، دے دے کے صدائیں ہم
 بربادیٰ انساں پر ، اُفتادِ دل و جاں پر
 بے جا تو نہیں یارو ، جو شور مچائیں ہم
 بھونچال نے کر ڈالا ، بدحال گھرانوں کو
 کس طور مصائب کو ، آسان بنائیں ہم
 جو زخم ملے ہم کو ، وہ زخم ہیں انہونے
 ان زخموں کی ٹیسوں سے ، کس کس کو رُلائیں ہم
 آساں ہیں کہاں دھونے ، جو داغ لگے دل پر
 انٹ ہیں نقوشِ غم ، یہ کیسے مٹائیں ہم

کس دیس کریں جا کر ، تریاق مصائب کا
 کس در سے دوا دارو ، آلام کا پائیں ہم
 دیکھی ہی نہیں جاتی ، حالات کی سنگینی
 لٹنے کا غریبوں کے ، کیا حال سنائیں ہم
 مت پوچھ جوانوں کا ، پل بھر میں بچھڑ جانا
 اک آدھ جو ہو صدمہ ، تو دوست بتائیں ہم
 بچوں کے تڑپنے کا ، دکھ ضبط سے ہے باہر
 پہنائیں پھٹے دل کو ، کیا آج قبائیں ہم
 آنکھوں سے ہوئے اوجھل ، دل کر کے گئے بوجھل
 رُوٹھے ہوئے بچوں کو ، اب کیسے منائیں ہم
 شانوں پہ ہیں یوڑھوں کے ، بیٹوں کے سجے لاشے
 ماؤں کو بڑھاپے میں ، کیا آس دلائیں ہم
 بیواؤں ، یتیموں کی ، ہو کیسے نگہداری
 مجبور بڑھاپے کا ، کیا ساتھ نبھائیں ہم
 ملے کے تلے پھنسنے ، کہتے ہیں سبھی ہم سے
 بھوکے ہیں کئی دن سے ، کس چیز کو کھائیں ہم
 بس ہی میں نہیں اپنے ، اذکار مصائب کے
 کس کس کو سنائیں ہم ، کس کس کو رُلائیں ہم

جو بیت گئے ان کو ، اللہ سکوں بخشے
 باقی جو بچے ان کو ، مل جل کے بچائیں ہم
 مقبول سبھی ہوں گی ، اک روز تو بالآخر
 رو رو کے خدا سے جو ، مانگیں گے دعائیں ہم
 مہجور و فورِ غم ، باعث ہے نقاہت کا
 تسکین کی تمنا میں ، کس شہر کو جائیں ہم

18-10-2005

☆ ☆ ☆

تقدیر کا چکر نہ چلے ایسے کسی پر
 قسمت نہ کسی کو بھی بڑے غور سے گھورے
 بے یار و مددگار ہوئے حُسن کے باسی
 پورے نہ ہوئے آہ سبھی خواب اڈھورے

☆ ☆ ☆

اک نسل ہوئی ختم تری وادی دلیگر
 آیا تھا یہ بھونچال عجب بیج ہی بونے
 محفوظ خدا رکھے ہر اک ایک بلا سے
 قسمت میں نہ ہوں پھر یہ کسی شخص کی رونے

پیغام یہ ایثار کا ہر اک کو سناؤ

جو کچھ بھی ہو کر سکتے وہ تم کر کے دکھاؤ
 اُفتاد زدوں کی چلے امداد کو آؤ
 بیٹھو نہ یونہی ہاتھ پہ تم ہاتھ دھرے آج
 پیغام یہ ایثار کا ہر اک کو سناؤ
 امداد کرو ان کی زر و مال سے اپنے
 اس باب میں ہر گز نہ کوئی بخل دکھاؤ
 جو دل ہیں کٹے ان کی کرو آ کے جراحی
 برباد ہوئے گھر جو انہیں آ کے بناؤ
 اُجڑے ہوئے ہر شخص کی ہو پھر سے بحالی
 ویران ہیں جو آج نگر ان کو بساؤ
 اُٹھے ہیں جہاں پُھول سے بچوں کے جنازے
 آؤ کہ وہاں پھر سے نئے باغ اگاؤ
 بے گور و کفن آج جہاں بکھرے ہیں لاشے
 تم آ کے وہاں زیت کے پھر دیپ جلاؤ

ماں باپ کو بیٹوں کے بچھڑنے کا دو پُرسہ
 بچوں کو نہ احساسِ یتیمی کا دلاؤ
 بلے کے تلے آج بھی جو دفن ہیں بچے
 آؤ کہ ہر اک ایک کو تم ڈھونڈ کے لاؤ
 بیٹھی ہے جدائی میں جو سرتاج کی اپنے
 پدرانہ محبت سے الم اس کے گھٹاؤ
 روتی ہے جو ماں باپ کی فرقت میں اکیلی
 اس پُھول سی بچی کو گلے آ کے لگاؤ
 جو شخص بھی ہے قسمت و حالات کا مارا
 خدمت کا تقاضا ہے اُسے اپنا بناؤ
 گلیوں میں نہ ہوں عزت و ناموس کے سودے
 آفاتِ زدہ بہنوں کی حرمت کو بچاؤ
 پامال کوئی کر نہ سکے چادرِ عصمت
 بیوہ کی حفاظت کیلئے قدم بڑھاؤ
 آزار کے دریئے ہوں جو سفاک درندے
 ان سب کو عذاباتِ جہنم سے ڈراؤ
 جو چھین لئے آج ہیں بھونچال نے ہم سے
 تم ان کے اقارب کا غم و درد بٹاؤ

امداد کے حق دار ہوں بس اہل مصیبت

اسباب کوئی اہل وطن ایسے بناؤ

جنت کا نشاں وادی کشمیر ہے دلگیر

بربادی کشمیر پہ سب اشک بہاؤ

سرسبز ہو شاداب ہو ہر حُسن کی وادی

اخلاص و مروت کے وہ گل بوٹے لگاؤ

یہ طرزِ عمل مہر و وفا کا رہے قائم

ایثار کے جذبات کا ہو عام رچاؤ

آؤ کہ کریں عام محبت کی فضائیں

آؤ کہ کریں سرد رقابت کے الاؤ

آؤ کہ کریں دُور مصیبت کے اندھیرے

آؤ کہ رواں پھر سے ہو تسکین کی ناؤ

آؤ کہ کریں خوفِ خدا دل میں اجاگر

محکم ہو خداوند سے پھر اپنا لگاؤ

آؤ کہ سبھی مانگیں گناہوں کی معافی

آؤ کہ سبھی پورے کریں توبہ کے چاؤ

آسان ہوں انساں کیلئے زیت کی راہیں

مہجور کا پیغام زمانے کو سناؤ

20-10-2005

قطعات

کیوں ہم ہوئے برباد، بتائے ہمیں دُنیا
ملنے سے رہی آج تو مکتب ہی سے چھٹی

کیوں آئی ہے اُفتاد، کوئی آ کے سَچا دے
اے کاش کوئی آ کے یہاں گھنٹی بجا دے

پانی کے لئے کل کا سخی آج صدا دے
تقدیر کسی کو نہ زمیں پر یوں گرا دے

مقبول دعا جس سے ہو وہ عجز سکھا دے
ہرگز نہ غضب تیرا کبھی ہم کو سزا دے

بے یار و مددگار نہ ہو کوئی کہیں بھی
اللہ کرے دہر میں ہو کوئی نہ بے بس

قسمت میں کسی کی نہ ہوں آفات کے سائے
”تقدیر کسی کو بھی بُرے دن نہ دکھائے“

کھاتی ہے ہزاروں کو بیک وقت تُو ڈائن
بھرتا ہی نہیں پیٹ ترے کا کبھی دوزخ

ہے موت کا منظر تو قیامت کا سماں ہے
یہ عید نہیں دید کے قابل ہی کسی کی

پھیلا ہوا آہوں کا بہر سمت دُھواں ہے
افسردہ دل و جاں ہیں ہر اک لب پہ فغاں ہے

غیر ممکن ہے کہ ہو پھر سے مقدر ان کی دید
سوگواری میں اضافہ کا بنی موجب ہے عید

کل تلک تھے جو نظر میں، آج ہیں غائب سبھی
زخم تازہ ہو گئے ہر اک کٹے دل کے ہیں آج

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے

زمیں پہ ظلم و ستم ہیں جاری
فضائے وحشت ہوئی ہے طاری
سُنے نہ کوئی نغاں ہماری
ستم پہ مائل ہی ناخدا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

چمن کی حالت ہوئی ہے خستہ
ستم گروں کا گھلا ہے رستہ
ہوا ہے پانی سے خون ستا
الم نصیبی ہمیں عطا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

حیا کی کوئی پنہ نہیں ہے
 وفا فروشی گنہ نہیں ہے
 کوئی بھی تو خضرِ رہ نہیں ہے
 یہاں پہ رہن ہی رہنا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

بنے ہیں مکر و ریا حقیقت
 غذا ہیں اپنی دروغ و رشوت
 لگے پرانی ہمیں شریعت
 بھلائی ہم نے رہ ہدیٰ ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

منافقت کی ہے حکمرانی
 وفا شعاری ہے شے پرانی
 ہوئی مرآت ہے آنجہانی
 جفا گروں میں گھری وفا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

عروج پر ہے وفا کی پستی
 ستم زدہ ہے خدا کی بستی
 حیات مہنگی ہے موت سستی
 رفاقتوں کی چھنی ردا ہے

گمگم ہے ایسے خدا خفا ہے
 تہجی تو نازل ہوئی بلا ہے

فریب خوردہ ہے گل خدائی
 یہاں پہ ہے جرم لب کشائی
 روا ہوئی ہے ہر اک برائی
 حیا کا دامن سمٹ رہا ہے

گمگم ہے ایسے خدا خفا ہے
 تہجی تو نازل ہوئی بلا ہے

شکستہ پا ہیں یہاں کے باسی
 نصیب جاں ہیں غم و اداسی
 زبان امن و اماں ہے پیاسی
 دکھوں کی حاصل ہمیں غذا ہے

گمگم ہے ایسے خدا خفا ہے
 تہجی تو نازل ہوئی بلا ہے

اسیر رنج و غم و الم ہیں
 کسی کے رحم و کرم پہ ہم ہیں
 زیادہ ہو کے بھی سب سے کم ہیں
 نہ کوئی منشا نہ مدعا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

کدورتوں کے سفیر ہیں جو
 محبتوں سے نفیر ہیں جو
 غلاظتوں کے اسیر ہیں جو
 انہی سے منسوب اقتدا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

غرور و کبر و ریا کے پتلیے
 ہمارے رہبر جفا کے پتلیے
 سراپا جرم و سزا کے پتلیے
 ہر ایک ہی ان میں کج ادا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

نہیں ہے منصف مزاج کوئی
 جفا سے لے نہ خراج کوئی
 کرے نہ غم کا علاج کوئی
 نصیب اب دردِ لادوا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

ستم رسیدہ ہر اک بشر ہے
 جسے بھی دیکھو بے بال و پر ہے
 یہاں کسی کو کہاں خبر ہے
 فقط غریبی بڑی بلا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

خدائی دعوے خدائی باتیں
 سبھی کے پیشِ نظر ہیں ذاتیں
 چھٹیں گی کیسے یہ کالی راتیں
 جہاں میں جور و جفا روا ہے

لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

محبوبوں کی دکان لٹی ہے
 ہماری آہ و فغاں لٹی ہے
 متاعِ ہستی یہاں لٹی ہے
 اثر سے خالی ہر اک دعا ہے
 لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

لبوں پہ ہیں نکتہ چیں کی باتیں
 ہیں بارِ خاطر یقیں کی باتیں
 نہیں گوارا ہیں دیں کی باتیں
 خطر میں اسلام مُبتلا ہے
 لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

جہاں میں رنجور ہر کوئی ہے
 غموں سے معمور ہر کوئی ہے
 بشکلِ مہجور ہر کوئی ہے
 الم کی اُڈی ہوئی ہوا ہے
 لگے ہے ایسے خدا خفا ہے
 تبھی تو نازل ہوئی بلا ہے

سید عارف محمود ہجور رضوی کی تخلیقات

1996ء	سلام و مناقب شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہما	عنوانِ نجات
		خفتگانِ خاکِ گجرات
1998ء	تحقیق	کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ
2005ء	برادرِ بزرگ سید طارق محمود مرحوم کی یاد میں	بیادِ طارق
2005ء	8 اکتوبر 2005ء کے ہولناک زلزلہ کے تناظر میں	یارب معاف کر دے
2005ء	محققِ عصرِ حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کو منظوم خراجِ عقیدت	تذکارِ موسیٰ
زیرِ طبع	حمد و مناجات	بیانِ حمد
زیرِ طبع	نعتیہ مجموعہ	منہاجِ بخشش
مکمل	مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالستار خاں نیازیؒ کی یاد میں	قائدِ ملت، مجاہدِ ملت
مکمل	آشوبِ عصرِ حاضر	پھر بھیج ابا بیلین
مکمل	قومی و ملی منظومات	روتی ہے آنکھ
مکمل	سیاسی نظمیں	پس آئینہ
مکمل	وزیرِ اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی برطرنی پر	گناہِ بے گناہی
زیرِ ترتیب	تاریخِ گوئی (3 جلدیں)	مظہر التواریخ
زیرِ ترتیب	اردو غزلیات	نا آشنا
زیرِ ترتیب	پنجابی شاعری	اکلاپا
زیرِ ترتیب	مشاہیر کے خطوط (2 حصے)	مکاتیبِ گرامی

ٹیپو سلطان پبلی کیشنز

حسین کالونی، سید طارق شاہ روڈ۔ گجرات

فون: 053-3513516

آؤ سامان کریں قبر کی تیاری کا

بے وجہ ہم پہ تو یہ آئی نہیں ہے آفت
اپنے اعمال کے کھاتے پہ نظر دوڑائیں
کم ہوئی دولت بیدار خدا خونی کی
ہر کوئی کام ہوا اپنا خلاف دیں ہے
آج بھولی ہے ہمیں فکر مزار و محشر
نفسا نفسی کی بہر سو ہے پاپا طغیانی
اب تو دل میں بھی برا چاہنا متروک ہوا
رہنمائی کی کوئی راہ بچی نہ باقی
حج پہ حج کرنے کو ہر سال چلے جاتے ہیں
جس قدر چاہے کوئی پاؤں پیارے آخر
آؤ سامان کریں قبر کی تیاری کا
آؤ سب ترک کریں کام بغاوت والے

بے سبب آج کہاں درد ہوئے وارفتہ
اپنے کردار پہ سب غور کریں ، برجستہ
حالت جذبہ ایمان ہوئی ہے خستہ
ایک مدت سے بھلا بیٹھے ہیں سیدھا رستہ
آج ہم دارِ فنا سے ہیں سبھی پیوستہ
خون پانی سے ہوا آج یہاں پر ستا
کون روکے گا بھلا ہاتھ سے شر کا رستہ
گھل گئے راز ”سیاست“ کے سبھی سربستہ
جن کی قسمت میں نہیں پہنچنا سودا ستا
ایک دن سب نے پکڑنا ہے عدم کا رستہ
آؤ مہرور کریں اپنے عمل کا بستہ
اس سے پہلے کہ الٹ جائے ہمارا تختہ

آؤ مہجور سبھی رب سے معافی مانگیں

اپنے آقا ﷺ سے کریں خود کو سبھی وابستہ